B.A Part-II urdu Hon Paper 4th.

Dr. Shahnaj Ara.
Deptt of urdu.
Dr. L.K.V.D. college Tajpur Samastipur.

اُردو میں خاکہ نگاری

اُردو میں خاکہ نگاری

کسی شخصیت کے علمی و ادبی کارناموں کو مختصر انداز میں تحریری تصویر کشی کو بھی خاکہ نگاری کہا جاتا ہے۔ یہ تحریری تصویر کشی سنجیدہ اور متین بھی ہو سکتی ہے۔ اور مزاحیہ رنگ بھی ہو سکتی ہے۔ خاکہ نگاری میں عام طور سے دیکھا جاتا ہے کہ خاکہ نگار شخصیت کے نقش و نگار واضح کرتے ہوئے ذرا سی دل لگی سے باز نہیں آتا۔ اسی طرح اکثر و بیشتر خاکے کہیں نہ کہیں ظریفانہ رنگ لیے رہتے ہیں۔ اردو نثر میں اچھی خاصی تعداد میں ایسے خاکے بھی موجود ہیں جو نہایت ہی سنجیدہ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خاکے ہر طرح سے لکھے جاسکتے ہیں۔

اردو کی ادبی تاریخ کا اگر غور سے جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ناول، افسانے، تذکرے اور داستانوں کے ساتھ ساتھ مثنویوں کے قالب میں بھی خاکوں کے بہترین اجزاء موجود رہے ہیں۔ ناول میں کرداروں نگاری کے طور پر اکثر و بیشتر کرداروں کا خاکہ پیش کرنے کا رواج رہا ہے۔

اردو خاکوں میں بیک وقت خود نوشت، سوانح نگاری، انشائیہ اور افسانہ کے ساتھ ساتھ مضامین کے اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں۔ خاکہ نگاری کا کمال یہ ہے کہ ان تمام نثری اصناف کے دائرہ کار کو سمجھتے ہوئے اپنے خاکوں کی حدیں متعین کرے وہ خاکہ بہترین خاکوں میں شمار ہو سکتا ہے۔ خاکہ نگار جس شخص کا خاکہ لکھ رہا ہے۔ اسکی شخصیت کی زندگی کی مشکلات بیان کرنے میں اگر قارئین کو رلاتا ہی رہ جائے تب بھی وہ اچھا خاکہ نہیں کہلائے گا۔ خاکے میں اس قدر رنگ آمیزی کر دی جائے کہ پڑھنے والا ہنستے ہنستے بے دم ہو جائے تب بھی خاکہ نگاری کے تمام تر تقاضے ادا نہیں ہونگے۔ خاکہ نگاری کی ان تمام مراحل میں ایک ماہر فنکار کی طرح توازن قائم کرنا ہوتا ہے تب کہیں جا کر وہ ایک مثالی خاکہ تخلیق کیا جا سکتا ہے۔

اردو نثر میں خطوط غالب اور محمد حسین آزاد کی آب حیات میں شخصیات کے تعلق سے ایسے نثر بھی ملتے ہیں۔ جنہیں خاکوں کے سلسلہ میں ابتدائی نقوش کہے جاسکتے ہیں۔ مرزا فرحت اللہ بیگ نے اپنے استاد ڈپٹی نذیر احمد کی کہانی کچھ میری اور کچھ انکی زبانی کے عنوان سے لکھا ہے اردو خاکہ نگاری باقاعدہ آغاز مرزا فرحت اللہ بیگ سے ہوا انہوں نے نذیر احمد کا خاکہ لکھ کر اردو میں خاکہ نگاری کی بنیاد ڈالی تب سے خاکہ نگاری کا ہیئت، فنی و تکنیکی حد بھی متعین ہوگئی

Scanned with CamScanner

نذیر احمد کے عنوان سے فرحت اللہ بیگ کا یہ خاکہ بہت مشہور

انجمن ترقی اردو ہند کے رسالے اردو کے شمارہ جولائی ۱۹۲۷ء میں شائع ہوا تھا۔ یہ خاکہ نہ صرف فرحت اللہ بیگ بلکہ اردو کے بہترین خاکوں میں ایک ہے

رشید احمد صدیقی نے والہانہ اور سنجیدہ خاکوں کی مستحکم روایت قائم کی اشرف صبوحی اور شاہد احمد دہلوی وغیرہ نے یادگار خاکے لکھے۔ دوسری طرف خاکہ نگاری کی ان روایتوں کی تقلید کرتے ہوئے ظرافت نگاروں اور افسانہ نگاروں نے بھی نہایت سرگرمی کے ساتھ خاکہ نگاری کی طرف توجہ دی۔ خاکہ نگاری کو ایک مقبول صنف کا مقام دلانے میں ان فنکاروں کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔ مزاح نگاروں میں شوکت تھانوی، یوسف ناظم، مجتبیٰ حسین اور احمد جمال پاشا وغیرہ افسانہ نگاروں کے بعد عصمت چغتائی اور سعادت حسن منٹو وغیرہ نے بھی بہتر خاکے لکھے ہیں۔

اب زیادہ تر خاکے عام طور سے ادیبوں، شاعروں، سیاست داں یا بہت ہی مشہور شخصیات کے ہی لکھے جاتے ہیں۔ اردو کے نثری ادب میں خاکہ نگاری کی ترقی کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس صنف نثر کا مستقبل بہت روشن ہے۔

اردو میں خاکہ نگاری کے ضمن میں رشید احمد صدیقی کے زیر تعارف تصنیف "ہم نفسان رفتہ" ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس میں فاضل مصنف نے اپنے معاصرین کے ساتھ مشاہیر اور نامور دانشوروں کا خاکہ پیش کیا ہے۔

Shahnaj Ara

Scanned with CamScanner